مولانا احمد رضا خان بریلوی

بمقابلہ

مولانا نقی علی خان (والدِ احمد رضا)

مولانا احمد رضا خان بریلوی کا اپنے ہی والد سے سنگین اختلاف

مصنف : مولانا ابو ایوب قادری صاحب دامت برکاتہم

اعلیٰ حضرت بریلوی بمقابلہ مولوی نقی علی خان

مولانا محمد ابوایوب قادری مدظلہٗ

باسمه الكريم و صلى الله وسلم على رسوله النبى الامیّ وعلى آلهٖ واصحابه اجمعين اما بعد!

برادرانِ اہل السنّت والجماعت...... اعلیٰ حضرت خانصاحب بریلوی کی شخصیت وہ شخصیت ہے جو رضا خانی دین و مذہب کی موجد و بانی ہے۔ آپ نے کسی بھی ذی قدر شخصیت کو قابل اقتداء نہیں بنایا بلکہ مولانا عبدالحی لکھنوی سے لے کر شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، ملا علی قاریؒ، مجدد الف ثانیؒ اور امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ تک کے علماء سے اختلاف کیا ہے۔ اس بات کی تفصیل کے لئے آپ علامہ غلام رسول سعیدی کی شرح مسلم جلد ۸ کا مطالعہ کریں صرف یہیں تک بس نہیں کی بلکہ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی اختلاف کیا ہے۔ اس وجہ سے آپ کو فرقہ رضا خانی کا بانی و موجد کہا جاتا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ آپ نے اس فرقہ کی بنیاد رکھنے میں جو عقائد و نظریات تراشے وہ ان کے اپنے والد گرامی مولوی نقی علی خان صاحب سے بھی نہیں ملتے۔ اور اگر یہیں تک ہی بس ہو جاتی کہ ان کے عقائد و نظریات نہ مل سکیں تو بات اتنی بڑی نہ تھی بلکہ بات یہاں تک جا پہنچی ہے کہ جن چیزوں کو خان صاحب غلط قرار دے رہے ہیں وہ ان کے والد میں پائی جاتی ہیں اور جن کو والد صاحب غلط کہہ رہے ہیں وہ بیٹے میں پائی جاتی ہیں۔

قارئین ذی وقار آپ ملاحظہ فرمائیں گے والد صاحب جس بات کو گستاخی سمجھتے ہیں وہ خانصاحب موصوف میں ایک نہیں کئی جگہ دیکھنے میں آتی ہے۔ بہر حال موصوف

فاضل بریلوی نے ایسے عقائد ونظریات سے اپنے مسلک کی بنیاد رکھی جو ان کے والد گرامی کے مسلک میں غلط اور نا جائز ہیں:

1- مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

عرب میں باپ اور بادشاہ سے کاف کے ساتھ (جس کا ترجمہ تو ہے) خطاب کرتے ہیں اور اس ملک میں یہ لفظ کسی معظم بلکہ ہمسر سے بھی کہنا گستاخی اور بے ہودگی سمجھتے ہیں، یہاں تک اگر ہندی اپنے باپ یا بادشاہ خواہ کسی واجب التعظیم کو ''تو'' کہے گا شرعاً بھی گستاخ و بے ادب اور تعزیر و تنبیہ کا مستوجب ٹھہرے گا۔ (اصول الارشاد ص:228 قاعدہ نمبر 20)

آپ اب ملاحظہ فرمائیں کہ خانصاحب بریلوی نے کتنی جگہ نبی پاک علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کو ''تو'' کہہ کر خطاب کیا ہے۔ ملاحظہ ہو خان صاحب کا ترجمہ قرآن معروف بلند الایمان:

(1) البقرۃ نمبر 273 (2) یونس نمبر 106 (3) آل عمران نمبر 75 (4) السباء نمبر 51 (5) المائدہ نمبر 41 (6) انفال نمبر 50 (7) الروم نمبر 48 (8) الزمر نمبر 21 (9) القارعۃ نمبر 3 (10) انفطار نمبر 19 (11) المرسلات نمبر 14 (12) الدھر نمبر 19 (13) المنافقون نمبر 4 (14) الھمزہ نمبر 5 (15) القارعہ نمبر 10

ان پندرہ جگہوں پر اعلیٰ حضرت نے نبی پاک ﷺ کے لئے ''تو'' کا لفظ استعمال کیا ہے، لہٰذا ان کے والد گرامی کے اصولوں کی رُو سے گستاخی، بے ہودگی، بے ادبی، تعزیر کا مستحق وغیرہ جملوں کے لائق اعلیٰ حضرت بنتے ہیں۔

اب خان صاحب کے غلاموں میں سے کسی کی جرأت ہے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس گستاخ کو گستاخ کہہ کر اس پر لعنت بھیجے، یہ ہرگز ان سے نہیں ہو سکے گا۔ قیامت آسکتی ہے مگر خانصاحب کو جو گستاخ رسول ہیں کوئی سگِ رضا نہیں کہے گا کہ وہ گستاخ ہیں۔

(2) مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

اگر خدا کو حاضر ناظر نہیں سمجھتا تو محض جاہل ہے (سرور القلوب ص:216) جب کہ اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں:

اللہ عزوجل جگہ سے پاک ہے، یہ لفظ بہت برے معنی کا احتمال رکھتا ہے اس سے احتراز لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج:6 ص:132)

آپ ملاحظہ فرمایئے! نقی علی خان صاحب کے نزدیک خانصاحب جاہل ہیں اور بیٹے کے نزدیک باپ بہت بڑی گالی اللہ کو دے رہا ہے۔ واقعی دونوں اسی لائق ہیں۔ دونوں بڑی شخصیتیں ہیں بریلوی یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ دونوں جھوٹے ہیں، اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ایک جھوٹا ہے اور دوسرا سچا ہے، اس لئے دونوں سچے ہیں پھر نتیجہ حاضر خدمت ہے۔ یہ نتیجہ بطور خاص کوکب نورانی کی پیش خدمت ہے۔

(3) مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

جب گھر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میاں کو کرنا ضرور ہے، ایمان رہے یا نہ رہے۔ (سرور القلوب ص:173)

یعنی مدار صاحب وغیرہ کے نام پر جانور ماننا ایمان کے ختم کرنے کا سبب ہے، جب کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے تو مزاروں پر عورتوں تک کا چڑھاوا چڑھانے کی بات تک لکھ دی ہے۔ خانصاحب نے اپنی خود ساختہ فقہ میں یہ مسئلہ ثابت فرمایا ہے کہ عورت کا چڑھاوا بھی مزار پر چڑھایا جاسکتا ہے۔ (ملفوظات مخلصاً)

اور ادھر والد صاحب مرغا وغیرہ کو صرف پیر کے لئے ماننا برا سمجھتے ہیں بلکہ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اب فیصلہ آپ خود کرلیں۔

(4) مولوی نقی علی خانصاحب لکھتے ہیں:

پروردگار سب شئے کو محیط ہے کہ اول بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی ہے۔ (سرور القلوب ص:251)

جب کہ فاضل بریلوی اللہ تعالیٰ کو ہر شئے پر محیط ہونے کا انکار اس طرح کرتے ہیں: ...... کسی زید نے عمرو کو جوتا مارا، تو عمرو کو بھی اس کا معبود محیط ہے، اس جوتے کے پڑتے وقت وہیں قائم رہے گا یا ہٹ جائے گا؟ اگر ہٹ گیا تو ہر شئے کو محیط نہ رہا۔ اگر قائم رہا تو

(جوتا) اسی (معبود) پر پڑا۔ (فتاویٰ رضویہ ج:6/ص:124 قدیم)

آپ خود فیصلہ کرلیں کہ نقی علی خانصاحب سچے ہیں یا رضا خان صاحب بریلوی؟

(5) مولوی نقی علی خان لکھتے ہیں:

اپنی عورت اور لڑکے کے کسی کا ہاتھ چومنا جائز نہیں۔ (سرور القلوب ص:146)

جب کہ فاضل بریلوی نے جائز قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج:10/ص:103 قدیم)

(6) نقی علی خان صاحب نے الکلام الاوضح میں صاف لکھا ہے کہ روح کا علم نبی پاک ﷺ کو نہیں ہے۔ بلکہ جتنے دلائل علم ثابت کرنے والے دیتے ہیں، نقی علی خان صاحب ان کا ایک ہی جواب دیتے ہیں۔

مراد اس سے علم بالوجہ یا علم بوجہ ہے علم بالکنہ روح کا کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ (الکلام الاوضح ص:371)

یعنی نبی پاک ﷺ یا دیگر اولیاء کو جو روح کا علم ہے اس سے مراد علم بالوجہ یا علم بوجہ ہے۔ روح کی حقیقت کا علم نہیں۔

لیکن خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں:

حضور پر نور ﷺ کو حقیقت روح کا بھی علم ہے۔ (خالص الاعتقاد ص:62)

(7) لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ...... الخ ۔ کا ترجمہ نقی علی خان صاحب نے کیا...... معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ۔ الکلام الاوضح ص:62

ووجدك ضالاً فهدى کا ترجمہ کرتے ہیں "اور پایا تجھے راہ بھولا پھر تجھے راہ بتائی"، یعنی جس راہ سے چلا چاہتے تھے اور وہ راہ نظر نہیں آتی تھی ہم نے اپنے فضل و کرم سے تم کو اس پر مطلع فرمایا پس یہاں راہ کا نہ پانا ضلالت سے بمعنی راہ گم کرنے کے ہیں۔ (الکلام الاوضح ص:67)

جب کہ خان صاحب بریلوی نے ترجمہ ان آیات کا اپنے والد کے خلاف کیا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جب خانصاحب سے پوچھا گیا کہ مختلف تراجم میں کوئی ترجمہ درست بھی ہے تو خان صاحب نے جواب دیا کہ "ترجمہ شیخ سعدی کے سوا آج تک اردو

فارسی جتنے ترجمے چھپے ہیں کوئی صحیح نہیں بلکہ ان باتوں پر مشتمل ہیں کہ بے علم بلکہ کم علم کو بھی گمراہ کر دیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج:10 ص:127 حصہ دوم) اب آپ اس وقت کے تراجم کو دیکھیں تو نقی علی خان کا ترجمہ شاہ رفیع الدینؒ اور شاہ عبدالقادرؒ سے ملتا جلتا ہی نہیں بلکہ ویسا ہے، جب فاضل بریلوی نے ان کو غلط کہہ دیا تو صاف ظاہر ہے کہ نہ صرف یہ غلط ہوئے بلکہ اپنے والد گرامی کے ترجمے بھی غلط ٹھہرے۔ یہ ہے رضا خانی فقہ کہ والد سے بھی مخالفت۔ اور صرف مخالفت ہی نہیں بلکہ والد کے ترجمہ سے انسان گمراہ ہو سکتا ہے یہ صرف دو آیتیں ہم نے پیش کی ہیں ورنہ کئی آیات ہیں جن میں نقی علی خان صاحب نے ان آیات کا ترجمہ کر کے بقول خان صاحب کے انسانیت کو گمراہ کیا ہے۔

(8) مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

دل کو اس (خدا کی) طرف سے پھیرنا اور غیر کی طرف دیکھنا حقیقت نماز کو باطل کر دیتا ہے...... جو شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو اور بادشاہ کمال عنایت سے اسے اپنی ہم کلامی سے مشرف فرمائے اور وہ عین اسی حالت میں کہ بادشاہ سے باتیں کرتا ہے اور حضرت بادشاہ اس کی طرف متوجہ ہیں (اور وہ) ایک کناس (خاکروب) کی طرف دیکھنے لگے۔ (الکلام الاوضح ص:345)

تکبیر تحریمہ کی تفصیل میں لکھتے ہیں:

معنی اللہ اکبر کے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اگر اس معنی کو نہیں جانتا تو جاہل ہے اور جو جانتا ہے اور اس کا دل خدا کے حضور میں دوسرے کی یا اپنی بڑائی اور بزرگی کی طرف مائل ہے، وہ چیز اس کے نزدیک خدا سے بزرگ و برتر ہے۔ درحقیقت معبود اس نامراد کا وہی ہے جس کی طرف متوجہ ہے۔ (الکلام الاوضح ص:349)

ایک جگہ غفلت سے نماز ادا کرنے پر ڈانٹتے ہوئے لکھتے ہیں:

بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کو وحی ہوئی، اپنی قوم سے کہہ دے بدنوں کے ساتھ میرے پاس (نماز کی حالت میں) آتے ہو اور اپنی زبانیں مجھے دیتے ہو اور دل مجھ سے غائب رکھتے ہو باطل ہے وہ جس کی طرف جاتے ہو۔ (جواہر البیان ص:41)

جب کہ اعلیٰ حضرت نے صراطِ مستقیم کی عبارت کو کفریہ قرار دیا ہے جس میں یہ

سمجھایا گیا ہے کہ نماز میں غیر اللہ کی طرف چاہے وہ نبی ہو یا ولی، اپنی توجہ قصداً نہیں لے جانی چاہئے کہ وہ صرف سمت بن جائے۔ تو اب آپ سوچئے کہ:

مولوی نقی علی خان صاحب نے نماز میں غیر اللہ کی طرف توجہ لے جانے پر، چاہے کسی کی بھی طرف نمازی توجہ لے جائے، چاہے وہ نبی ہے یا ولی، اتنا سخت ردّ کیا ہے۔ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

1- ایک جگہ جس کی طرف آدمی اپنی توجہ لے جائے اسے باطل کہا ہے۔

2- ایک جگہ توجہ غیر اللہ کی طرف لے جانے سے حقیقت نماز کو باطل قرار دیا ہے۔

3- جس کی طرف توجہ آدمی لے جائے اس کو کناس خاکروب اور نوکر سے تشبیہ دی ہے۔

4- وہ شخصیت یا چیز جس کی طرف توجہ آدمی لے جائے اس کو اللہ تعالیٰ سے برتر کہا ہے۔ معبود کہا ہے۔

5- توجہ لے جانے والے کو نامراد کہا ہے۔

اور یہ یاد رہے کہ بعض علاقوں میں نامراد کا لفظ گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ تو نقی علی خان صاحب نماز میں غیر اللہ کی طرف توجہ لے جانے والے کو گالی دے رہے ہیں۔

اب اعلیٰ حضرت کا صراط مستقیم کی عبارت کو کفریہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ خان صاحب کی عبارت مولوی نقی علی خان کے بھرپور فتوے کی زد میں آئی گی۔

تو خان صاحب کے نزدیک نقی علی خان کفر کے مرتکب ہوئے اور نقی علی خان صاحب کے نزدیک خان صاحب کی نماز کی حقیقت باطل ہے۔

اور خانصاحب نامراد ہیں۔

اس طرح کی کئی باتیں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ ہم نے صرف نمونہ دکھانے کے لئے چند باتیں عرض کر دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدھے راستے پر قائم ودائم رکھے۔ (آمین یارب العالمین)